از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 29 ستمبر 1964

لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا

بنام

ایس وی اوک ودیگر

(پی بی گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، کے این وانچو، ایم ہدایت اللہ، رگھوبر دیال اور جے آر مدھولکر جسٹسز)

لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ (31، سال 1956)، ذیلی دفعہ 9 اور 28- کا دائرہ کار--"سرپلس"، کا مطلب.

جواب دہندگان نے باہمی زندگی کی یقین دہانی کرنے والی کمپنی کے پاس جمع کیا تھا۔ کنٹرولر آف انشورنس نے ہدایت دی تھی کہ جمع شدہ کو مستقبل کے مالیت ایزادات سے واپس کیا جانا چاہئے اور جواب دہندگان نے اس پر اتفاق کیا۔ انشورنس کمپنی نے کام کرتے ہوئے انشورنس ایکٹ کے تحت اصلی تحقیقات کے نتیجے میں کوئی مالیت ایزادات ظاہر نہیں کیا تھا، حقیقت یہ ہے کہ کمپنی انشورنس ایکٹ کے نقطہ نظر سے دیوالیہ تھی جب اسے لائف انشورنس کارپوریشن نے اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ یہ یکم ستمبر 1956 کے بعد الگ نہیں ہو سکا، وہ تاریخ جب لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ (XXXI، سال 1956) نافذ ہوا تھا۔ کارپوریشنوں کے کام کاج میں بہت زیادہ مالیت ایزادات ظاہر ہوا اور مدعاعلیہ نے دعویٰ کیا کہ چونکہ ان کے ڈپازٹس کی شرط پوری ہو گئی ہے، لہذا کارپوریشن سود کے ساتھ ان کے جمع شدہ کو واپس کرنے کا پابند ہے۔ کارپوریشن نے اس مطالبے کی مخالفت کی اور معاملہ لائف انشورنس ٹریبونل کو بھیج دیا گیا۔ ٹریبونل نے کہا کہ وصیت کی تاریخ سے فورا پہلے کے معاہدے برقرار یا مؤثر نہیں تھے کیونکہ ان پر عمل درآمد نہیں کیا جا سکتا تھا، بیان کردہ قسم کا کوئی ایزادات نہیں تھا۔ اس فیصلے کے خلاف جمع کنندگان نے آئین کے آرٹیکل

226اور 227 کے تحت ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی اور ہائی کورٹ نے ٹریبونل کے فیصلے کو بدل دیا۔ کارپوریشن نے عدالتِ عظمیٰ میں اپیل دائر کی۔

حکم ہوا کی: اپیل خارج کی جانی چاہیے۔[412D].

(1) یہ کہنا غلط تھا کہ چونکہ یکم ستمبر 1956 کو کمپنی کے پاس کوئی سرپلس نہیں تھا، لہذا اس کی ہنگامی ذمہ داریوں کا وجود ختم ہو گیا۔ جب تک کمپنی کام کرتی رہی تب تک معاہدے برقرار رہے لیکن ادائیگیاں اس وقت تک ملتوی کر دی گئیں جب تک کہ اصلی شدہ سرپلس کے بارے میں شرط پوری نہیں ہو جاتی۔ لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت کمپنی کی کنٹریکٹ کی ذمہ داری کارپوریشن کی ہو گئی تھی اور ایکٹ میں اس کی کوئی واضح شق نہیں تھی اور چونکہ کارپوریشن کے پاس اصلی شدہ سرپلس تھا اس سرپلس سے رقم قابل ادائیگی تھی۔[410C-F].

(ii) جب لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی ذیلی دفعہ 9 اور 28 کو ہم آہنگی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے تو دفعہ 28 دفعہ 9 کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں کارپوریشن کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالتی ہے۔ دفعہ 28 کے تحت سرپلس وہ ہے جو انشورنس ایکٹ کے تحت اصلی شدہ جانچ کا نتیجہ ہے۔ کارپوریشن کے پالیسی ہولڈروں کے لئے اس کا کم از کم 95 فیصد مختص کر کے اسے نمٹایا جانا ہے۔ سرپلس کا بقیہ حصہ "استعمال" اس طرح کے مقاصد کے لئے اور اس طرح سے کیا جا سکتا ہے جس کا مرکزی حکومت "تعین" کرے۔ حکومت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ہدایات دیتے وقت ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت کارپوریشن کی ذمہ داریوں کا خیال رکھے گی۔ جیسا کہ اس وقت کے معاملے میں مرکزی حکومت کی کوئی خاص ہدایت نہیں تھی، سرپلس ڈپازٹ کی ادائیگی کے لئے دستیاب تھا۔ ،[411E-H, 412C]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 443، سال 1962.

بمبئ ہائی کورٹ کے 29 جولائی 1960 کے فیصلے اور حکم کے خلاف خصوصی دیوانی درخواست نمبری279، سال1960 میں اپیل کی گئی۔

اپیل گزار کی طرف سے ایم سی سیتلواڑ، ایس ٹی دیسائی، ایس این اینڈلے، رامیشور ناتھ اور پی ایل ووہرا شامل ہیں۔

جواب دہندگان کی طرف سے کے وی جوشی، ایس ایس کھنڈوجا، ایس کے منوہنڈا اور گنپت رائے شامل ہیں۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لئے جی ایس پاٹھک، آئی سی دیوان جی، جے بی داداچنجی، او سی ماتھر اور رویندر نارائن۔

کے راجندر چودھری، اور کے آر چودھری، مداخلتدار نمبر 2 کے لئے۔

ایڈیشنل سالیسٹر جنرل ایس وی گپتے اور اٹارنی جنرل آف انڈیا کے لیے بی آر جی کے آچار۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس ہدایت اللہ نے سنایا۔

جسٹس ہدایت اللہ۔ یہ آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت 30 دسمبر 1959 کو ناگپور کے لائف انشورنس ٹریبونل کے فیصلے کو رد کرنے والی عرضی میں بمبئی ہائی کورٹ کے 29 جولائی 1960 کے فیصلے کے خلاف سرٹیفکیٹ کے ذریعے اپیل ہے۔ لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ، 1956 (31، سال 1956) کے تحت لائف انشورنس کارپوریشن کے ذریعہ پونا۔ انشورنس کمپنی ایک باہمی کمپنی تھی اور اس طرح اس کے پاس کوئی حصص سرمایہ نہیں تھا۔ اس نے ڈائریکٹرز اور دیگر افراد سے جمع شدہ وصول کیے اور جواب دہندگان وی وی اوک اور ایس وی اوک نے مجموعی طور پر 7408.81 روپے کے پانچ ڈپازٹ کیے تھے۔ دسمبر 1950 اور 1951 کے آخری ہفتوں میں ان جمع شدہ رقوم پر سالانہ $4\frac{1}{2}$ فیصد سود تھا۔ انشورنس کمپنی 1946 میں قائم کی گئی تھی اور صرف لائف انشورنس کا کاروبار کرتی تھی۔ جیسا کہ انشورنس ایکٹ، 1938 (4، سال 1938) کے تحت ضروری تھا، اس کی وجہ سے انشورنس ایکٹ میں طے شدہ وقفے وقفے

سے اصلی شدہ جانچ اور تشخیص کی گئی۔ 31 دسمبر 1950 کو کاروبار کی پہلی تشخیص تھی اور اس میں 72924 روپے کا نقصان ہوا اور اس کی بیلنس شیٹ میں کچھ اثاثے مجموعی طور پر 11216 روپے دکھائے گئے، جو شاید قابل عمل نہیں تھے۔ انشورنس کمپنی کی رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ 1952 میں منسوخ کر دیا گیا تھا اور کنٹرولر آف انشورنس نے دھمکی دی تھی کہ اگر دیوالیہ پن کو ختم نہیں کیا گیا تو انشورنس کمپنی کو بند کر دیا جائے گا۔

جولائی 1952 میں، انشورنس کمپنی کے تمام ڈائریکٹروں نے کنٹرولر کو ایک خط لکھا جس میں اس سال اکتوبر کے اختتام سے پہلے خسارے کو پورا کرنے کی ضمانت دی گئی تھی اور کنٹرولر کو یقین دلایا گیا تھا کہ ڈپازٹرز نے اس وقت تک اپنی رضامندی ظاہر کی ہے کہ جب تک خسارہ دور نہیں ہو جاتا تب تک ان کے جمع شدہ کی واپسی کے لئے دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔ اس کے بعد کنٹرولر نے رجسٹریشن کے سرٹیفکیٹ کو بحال کیا لیکن اکتوبر 1952 کے اختتام سے قبل خسارہ دور نہ ہونے پر انشورنس کمپنی کے چیئرمین نے کنٹرولر کو آگاہ کیا کہ ڈپازٹس سے 49000 روپے مالیت کی غیر منقولہ جائیداد خریدی جا رہی ہے اور سرپلس اثاثوں کے علاوہ ڈپازٹس واپس نہیں کی جائیں گی۔ اس کے بعد کنٹرولر نے انشورنس کمپنی سے کہا کہ ڈپازٹس کی ادائیگی مستقبل کے تشخیص سرپلس سے کی جانی چاہئے نہ کہ سرپلس اثاثوں سے۔ انشورنس کمپنی نے اس سے اتفاق کیا اور جواب دہندگان سمیت جمع کنندگان نے اسی سلسلے میں حلف نامہ دیا۔ کنٹرولر کا خط اور جواب دہندگان کی طرف سے دیا گیا حلف نامہ درج کیا گیا ہے کیونکہ وہ انتہائی مختصر ہیں:

"اسسٹنٹ کنٹرولر آف انشورنس کی جانب سے کمپنی کو 7 نومبر 1952 کو لکھے گئے خط کی کاپی۔

مندرجہ بالا موضوع پر 29 اکتوبر 1952 کو لکھے گئے آپ کے خط کے حوالے سے مجھے یہ کہنا ہے کہ کمپنی کی جانب سے دیوالیہ پن کو پورا کرنے کے لیے حاصل کیے گئے جمع شدہ یا

قرضوں کی ادائیگی صرف مستقبل کے تشخیص سرپلس سے کی جائے گی نہ کہ سرپلس اثاثوں سے۔ براہ مہربانی اس پر غور کیا جاسکتا ہے.

کمپنی کے پہلے جواب دہندہ وی وی اوک کے 29 نومبر 1952 کے خط کی کاپی۔

مظہر اپنی 0-0-7408 روپے (صرف سات ہزار چار سو آٹھ روپے) کی رقم کمپنی کے پاس رکھنے کی رضامندی دیتا ہوں اور یہ کہ یہ رقم صرف سود کے ساتھ مناسب سرپلس کی وجہ سے ادا کی جاسکتی ہے، جیسا کہ آخری تشخیص کی تاریخ سے، اور یہ کہ یہ رقم آپ کے پاس اس وقت تک رکھنے کی اجازت دی جائے گی جب تک کہ اتنا مناسب سرپلس ظاہر نہیں ہو جاتا۔ درمیانی مدت کے لئے ادا کیے جانے والے سود کی رقم تشخیص سرپلس سے ادا کی جائے گی اور اس طرح کے سرپلس کے $7\frac{1}{2}$ فیصد کی حد تک، سابقہ اثر کے ساتھ.

آپکا مخلص

دستخط وی وی اوک

"یہ حلف نامہ وی وی اوک نے اپنے بیٹے ایس وی اوک کی طرف سے بھی دیا تھا۔

انشورنس کمپنی کے معاملات میں بہتری نہیں آئی۔ درحقیقت، انہوں نے بدترین صورت اختیار کرلی۔ 31 دسمبر 1954 کو اصلی شدہ تشخیص میں 89,923 روپے کے خسارے کا انکشاف ہوا اور اگلے اصلی شدہ تشخیص سے پہلے لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ نافذ ہو گیا۔ اس سے پہلے بھی لائف انشورنس (ایمرجنسی پروویژن) آرڈیننس، 1956 (جس کے بعد اسی نام کا ایکٹ 9، سال 1956 تھا) کے تحت، بیمہ کمپنی کا کاروبار حکومت ہند نے 19 جنوری، 1956 کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔ لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی منظوری کے بعد، تمام بیمہ کمپنیوں کا 'کنڑولڈ بزنس' یکم ستمبر کو سونپا گیا تھا۔ لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کے تحت 'کنڑولڈ بزنس' سے مراد لائف انشورنس کا کاروبار ہے اور انشورنس کرنے والے کے معاملے میں صرف لائف انشورنس کا کاروبار، اس کا سارا کاروبار۔ انشورنس کمپنی اس وضاحت کی تھی اور اس کا سارا کاروبار لائف انشورنس

کارپوریشن (لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت) کے سپرد تھا۔ لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 9 میں اس کے کچھ اثرات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس دفعہ کا پہلا ذیلی دفعہ ہمارے مقاصد کے لئے مواد ہے اور اسے یہاں دوبارہ پیش کیا جا سکتا ہے:

"9. کنٹرولڈ کاروبار کی سرمایہ کاری کا عمومی اثر.

(1) جب تک کہ اس قانون کے تحت یا اس کے تحت واضح طور پر فراہم نہ کیا جائے، کسی بھی نوعیت کے تمام عہد نامے، معاہدے اور دیگر آلات مقررہ دن سے پہلے برقرار رہتے ہیں یا متاثر ہوتے ہیں اور جن پر کوئی انشورنس کمپنی جس کا کنٹرولڈ کاروبار کارپوریشن کو منتقل کیا گیا ہے اور جو اس طرح کے انشورنس کمپنی کے حق میں ہے وہ اس حد تک پوری قوت اور اثر کا حامل ہوگا۔ کارپوریشن کے خلاف یا اس کے حق میں، جیسا بھی معاملہ ہو، اور اس پر پوری طرح سے اور مؤثر طریقے سے عمل کیا جا سکتا ہے، جیسے انشورنس کرنے والے کے بجائے، کارپوریشن اس میں ایک فریق تھا یا جیسے وہ کارپوریشن کے حق میں داخل کیا گیا تھا یا جاری کیا گیا تھا."

(2)

اس شق کا اثر جواب دہندگان کے جمع کے معاہدوں میں انشورنس کمپنی کی جگہ کارپوریشن کا نام تبدیل کرنا تھا اور جمع شدہ کارپوریشن کے خلاف پوری طاقت اور اثر کا حامل رہے اور معاہدوں کو مکمل اور مؤثر طریقے سے نافذ کیا گیا یا ان پر عمل کیا گیا جیسے کارپوریشن خود ان معاہدوں کا اصل فریق تھا۔ جیسا کہ یہ ایکٹ مقررہ دن پر اور اس کے بعد کام کرتا تھا اور یکم ستمبر 1956 سے جس تاریخ کو انشورنس کمپنی کا خاتمہ ہوا، دیوانی موت کے دن سے دفعہ 9 کا نفاذ جاری رہا۔ انشورنس کمپنی نے کام کرتے ہوئے انشورنس ایکٹ کے تحت اصلی شدہ تحقیقات کے نتیجے میں تشخیص سرپلس ظاہر نہیں کیا تھا۔ یہ سوچنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ کیا یکم ستمبر 1956 یا 31 دسمبر کو اصلی شدہ تحقیقات کی گئیں۔ 1956 میں اس نے اس طرح کی اضافی رقم ظاہر کی ہوگی۔ در حقیقت، اس نے ایک بہت بڑا خسارہ ظاہر کیا ہوگا.

دوسرے لفظوں میں، انشورنس ایکٹ کے نقطہ نظر سے انشورنس کمپنی دیوالیہ تھی جب اسے تحویل میں لیا گیا تھا۔ جب انشورنس کمپنی کا کاروبار کارپوریشن کے کاروبار میں ضم ہو گیا تو یکم ستمبر 1956 کے بعد اس میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ کارپوریشن کے کام کاج میں بہت زیادہ تشخیص سرپلس ظاہر ہوا اور جواب دہندگان نے دعویٰ کیا کہ چونکہ ان کے جمع شدہ رکھنے کی شرط پوری ہو چکی ہے، اس لیے کارپوریشن ان کے جمع شدہ سود کے ساتھ واپس کرنے کی پابند ہے۔ کارپوریشن کے کام کاج میں دکھائے گئے تشخیص سرپلس سے۔

کارپوریشن نے اس مطالبے کی مخالفت کی اور اس وجہ سے یہ قانونی چارہ جوئی کی۔

مدعاعلیہان نے ضابطہ اخلاق دیوانی کی دفعہ 80 کے تحت نوٹس دینے کے بعد 5 جنوری 1959 (مقدمہ نمبر 149، سال 1959) کو بامبے سٹی سول کورٹ میں مقدمہ دائر کیا۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ مقدمہ ابھی زیر التوا ہے۔ دوسری جانب لائف انشورنس کارپوریشن نے 5 اکتوبر 1959 کو ناگپور کے لائف انشورنس ٹریبونل کے سامنے ایک عرضی دائر کی جس میں یہ اعلان کرنے کی درخواست کی گئی کہ مدعاعلیہان اپنی جمع شدہ کی ادائیگی کے حقدار نہیں ہیں اور مدعاعلیہان کو بمبئی سٹی دیوانی کورٹ میں مقدمے میں مزید کارروائی کرنے سے روکنے کے لئے ایک حکم یا حکم امتناعی جاری کیا جائے۔ 30 دسمبر، 1959 (کیس نمبر 31/XII، سال 1959) کے اپنے حکم میں کہا گیا کہ یہ رقم قابل ادائیگی نہیں ہے۔ ٹریبونل کی جانب سے دی گئی بنیادی وجہ یہ تھی کہ معاہدوں کی تاریخ سے فوراً پہلے معاہدے برقرار یا مؤثر نہیں تھے کیونکہ ان پر عمل درآمد نہیں کیا جا سکتا تھا، بیان کردہ قسم کا کوئی سرپلس نہیں تھا۔ ٹریبونل کے مطابق، اگر انشورنس کمپنی نے سرمایہ کاری کی تاریخ سے پہلے سرپلس کمایا ہوتا اور جمع شدہ صرف ڈپازٹرز کو واپس کرنا باقی رہتا۔ ٹریبونل نے انڈین کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 65 کے تحت کئے گئے دعوے کو بھی مسترد کر دیا۔ اس سے پہلے ٹریبونل نے بامبے سٹی سول کورٹ، بمبئی کو حکم امتناع بھیجا تھا اور اپنے

آخری حکم میں ٹریبونل نے کہا تھا کہ چونکہ انہوں نے دعوے کی اجازت نہیں دی تھی، اس لئے جمع شدہ کی وصولی کا مقدمہ جھوٹا نہیں ہے۔

ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف جمع کنندگان نے آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 (خصوصی دیوانی درخواست نمبر 279، سال 1960) کے تحت بمبئی ہائی کورٹ میں ایک درخواست دائر کی۔ اس درخواست کو ہائی کورٹ کے حکم سے 29 جولائی 1960 کو نمٹا دیا گیا تھا، جو اب اپیل کے تحت ہے۔ ہائی کورٹ نے ٹریبونل کے فیصلے کو بدل دیا۔ ڈویژنل بنچ نے کہا کہ لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کا مقصد کنڑولڈ کاروبار کو ایک انشورنس کمپنی کے کنڑول میں لینا اور تمام اثاثوں کی وصولی کرنا اور کنڑولڈ کاروبار سے متعلق معاہدوں سے پیدا ہونے والی تمام ذمہ داریوں کی ادائیگی کرنا تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ ٹریبونل نے یہ کہنے میں غلطی کی تھی کہ انشورنس کمپنی کی ذمہ داری سرمایہ کاری کی تاریخ سے فوراً پہلے ختم ہوگئی تھی کیونکہ سرمایہ کاری کی تاریخ پر کوئی تشخیص سرپلس نہیں تھا۔ ہائی کورٹ نے مزید کہا کہ اگر لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 9 کے مطابق معاہدوں کو پوری طاقت اور اثر دیا جاتا ہے تو کارپوریشن اپنے کاروبار سے رقم ادا کرنے کی ذمہ دار ہے۔ ہائی کورٹ نے نشاندہی کی کہ لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ میں ایسی کوئی شق نہیں ہے، جو دفعہ 9 کے واضح الفاظ کے خلاف ہو، اور کارپوریشن کی اس عرضی کو مسترد کر دیا کہ رقم کی ادائیگی نہیں کی جا سکتی ہے کیونکہ لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت لائف انشورنس کارپوریشن کے سرپلس کو اس طرح سے لاگو کیا جانا تھا جس میں اس طرح کی واجبات کی ادائیگی کے لئے کوئی جگہ نہیں چھوڑی گئی تھی۔ فاضل ججوں نے اس دفعہ میں لفظ "سرپلس" کی تشریح تشخیص سرپلس کے طور پر نہیں کی بلکہ تمام ذمہ داریوں میں کٹوتی کے بعد باقی رہ جانے والے بقایا جات کے طور پر کی، یہاں تک کہ ہنگامی ذمہ داریوں کے طور پر بھی۔ لہٰذا ہائی کورٹ نے حکم دیا کہ اس معاملے کو ٹریبونل کے نتائج کی روشنی میں فیصلہ کے لیے بھیجا جائے۔

اس اپیل میں کارپوریشن کے لئے مسٹر سیتلواڈ نے نشاندہی کی کہ جواب دہندگان کا حلف نامہ یہ تھا کہ جمع شدہ کو "مناسب سرپلس" سے واپس کیا جانا تھا لیکن اس وقت تک نہیں جب تک کہ اس طرح کی مناسب تشخیص سرپلس دستیاب نہ ہو۔ انہوں نے دلیل دی کہ حلف نامے میں لفظ "سرپلس" کا مطلب تشخیص سرپلس ہے نہ کہ سرپلس اثاثے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ انشورنس ایکٹ کی اسکیم کے تحت انشورنس کمپنی کے کام کاج میں مقررہ وقفے سے اصلی شدہ تحقیقات کی جاتی تھی اور اس تحقیقات کا نتیجہ انشورنس ایکٹ کی دفعات کے مطابق طے کرنا ضروری تھا اور اس ایکٹ کے پہلے چار شیڈول انہوں نے کہا کہ ان تحقیقات کے نتائج فارم 'A' سے 'I' میں دکھائے گئے تھے۔ آخری تشخیصی بیلنس شیٹ ہے جس میں کاروبار کے تحت خالص ذمہ داری کا موازنہ کیا گیا ہے جیسا کہ خلاصہ اور پالیسیوں کی تشخیص میں دکھایا گیا ہے جیسا کہ بیلنس شیٹ میں دکھایا گیا ہے تاکہ سرپلس یا کمی کا پتہ لگایا جاسکے، جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے۔

انہوں نے دلیل دی کہ لفظ "سرپلس" کا تکنیکی مطلب ہے نہ کہ ہائی کورٹ کے ذریعہ قبول کردہ عام معنی اور کنٹرولر نے 7 نومبر 1952 کے اپنے میمورنڈم میں بھی اس کی نشاندہی کی تھی جس کا ہم پہلے حوالہ دے چکے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے دلیل دی کہ معاہدے قابل عمل نہیں ہیں کیونکہ انشورنس کمپنی کا ایسا کوئی سرپلس نہیں ہے اور یہ رقم صرف انشورنس کمپنی کے تشخیص سرپلس سے ادا کی جاسکتی ہے۔ لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 28 نے ادائیگی کو ناممکن بنادیا۔ اس کے مطابق انہوں نے کہا کہ ٹریبونل کا فیصلہ درست تھا۔

جواب میں مدعاعلیہان کی طرف سے جناب کے وی جوشی اور مداخلت کرنے والوں (چندر بنگیر اور دیگر) کی طرف سے پیش ہونے والے جناب جی ایس پاٹھک نے دلیل دی کہ لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 9 اس کی شرائط میں واضح ہے اور اس ایکٹ کی کوئی واضح شق حد سے زیادہ سواری کی طرف اشارہ نہیں کرتی ہے۔ 9 جس کے ذریعہ

کارپوریشن کو انشورنس کمپنی کی جگہ لے لیا گیا جیسے لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی ذیلی دفعہ 14، 15 اور 36۔ انہوں نے دلیل دی کہ دفعہ 28، جس پر بھروسہ کیا گیا تھا، مسٹر سیتلواڑ کے ذریعہ تجویز کردہ نتائج کا باعث نہیں بنی اور اگر ایسا ہوتا ہے تو دفعہ 28 کو آرٹیکل 19 اور 31 کے تحت آئین سے متصادم قرار دیا جانا چاہئے کیونکہ اس نے مدعا علیہان کو ان کی جائیداد سے محروم کر دیا، جو حکومت ہند کی طرف سے پیش ہوئے، فاضل سالیسٹر جنرل، ایس وی گپتے، جو حکومت ہند کی طرف سے پیش ہوئے، انہوں نے دلیل دی کہ دفعہ 28 آئین کے منافی نہیں ہے اور انہوں نے دفعہ 28 کی تشریح اسی طرح کی جس طرح مسٹر پاٹھک نے کی تھی۔

انشورنس ایکٹ کے تحت لائف بزنس کرنے والی انشورنس کمپنی کے کاروبار کی اصلی شدہ تشخیص مقررہ وقفے سے کی جاتی تھی اور پہلے چار شیڈول میں طے شدہ قواعد و ضوابط کے مطابق اصلی شدہ کے تحقیقات نتائج کو متعدد فارموں (A سے I) میں شامل کرنا پڑتا تھا۔ فارم A کمپنی کے کاروبار کی بیلنس شیٹ تھی۔ اس نے ہندوستان میں کمپنی کے اثاثوں اور واجبات کو ظاہر کیا۔ فارم بی نے منافع اور نقصان کا اکاؤنٹ دکھایا۔ فارم D نے پھر بیلنس شیٹ اور منافع اور نقصان اکاؤنٹ کے نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے جانچ کی مدت کے دوران انشورنس کمپنی کے کام کرنے کے نتائج کو شامل کیا اور جانچ کی مدت کے اختتام پر انشورنس فنڈ کے بیلنس کو ترتیب دیا۔ یہ فنڈ اصلی شدہ طور پر تیار کردہ پالیسیوں کے تحت انشورنس کی ذمہ داری کا احاطہ تھا۔ اس فنڈ کو منظور شدہ سیکورٹیز کی فہرست میں رکھا جانا تھا جس کی فارم AA میں برقرار رکھنا تھا۔ ان سیکورٹیز کی قیمت فنڈ کی حالت کی نمائندگی کرتی ہے۔ فارم G میں ایک مجموعی آمدنی کا اکاؤنٹ تیار کیا گیا تھا جس میں کسی کمپنی کے کام کرنے کی تمام اشیاء کا پتہ لگایا گیا تھا اور آخر کار لائف انشورنس فنڈ کا تعین کیا گیا تھا۔ فارم H تمام پالیسیوں اور ان کے تحت پیدا ہونے والی خالص ذمہ داری کی اصلی شدہ تشخیص کا خلاصہ تھا۔ یہ دو چیزیں، یعنی کاروبار کے تحت خالص ذمہ داری، جیسا کہ پالیسیوں

کی تشخیص کے خلاصے میں دکھایا گیا ہے اور بیلنس شیٹ میں دکھائے گئے لائف انشورنس فنڈ کے بیلنس کو پھر فارم 1 میں جمع کیا گیا تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ سرپلس دستیاب ہے یا نہیں۔ اس اصلی شدہ سرپلس سے ہی جمع شدہ کی ادائیگی کی جانی تھی۔ یہ پوزیشن سب کے ہاتھوں میں تسلیم کی جاتی ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ چونکہ یکم ستمبر 1956 کو انشورنس کمپنی کے ہاتھ میں کوئی سرپلس نہیں تھا، اس لیے اس تاریخ کو اس کی ہنگامی ذمہ داریاں ختم ہو گئیں۔ یہ معاہدے اس وقت تک جاری رہے جب تک انشورنس کمپنی کام کرتی رہی لیکن ادائیگیاں اس وقت تک ملتوی کر دی گئیں جب تک کہ اصلی شدہ سرپلس کے بارے میں شرط پوری نہیں ہو جاتی۔ یکم ستمبر 1956ء کو یہ ایک ہنگامی ذمہ داری تھی جس کی وجہ سے یہ انشورنس کمپنی کی ذمہ داری نہیں تھی۔ لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت یہ ذمہ داری لائف انشورنس کارپوریشن کی ذمہ داری بن گئی اور اس دفعہ کی واضح شرائط کے تحت یہ ذمہ داری پوری طاقت اور اثر کی ہونی تھی جب تک کہ لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ میں کوئی واضح اہتمام نہ ہو جس نے اسے منفی قرار دیا ہو۔ لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 14، 15 اور 36 واضح دفعات کی وضاحت کرتی ہیں جو دفعہ 9 کے تحت زیر غور کچھ معاہدوں کے سلسلے میں کی گئی ہیں۔ موجودہ مقصد کے حوالے سے اسی طرح کی کوئی شق ہمارے علم میں نہیں لائی گئی اور نہ ہی کوئی موجود ہے۔ لہٰذا یہ معاہدے کارپوریشن پر لازمی تھے جیسا کہ انشورنس کمپنی پر اور درحقیقت کارپوریشن نے خود ذمہ داری قبول کرلی ہو۔ اس طرح کے معاہدے قابل عمل ہونے کی وجہ سے، رقم ادا کرنا پڑتی تھی بشرطیکہ اصلی شدہ سرپلس موجود ہو۔ چونکہ انشورنس کمپنی کا کاروبار کارپوریشن کے کاروبار میں ضم ہو گیا تھا، لہذا اس کے کاروبار کی کوئی علیحدہ تشخیص نہیں کی گئی تھی۔ کارپوریشن نے ایک شخص کی جگہ لے لی، کاروبار کیا، اور اس کے پاس اصلی شدہ سرپلس تھا اور اس طرح رقم اس اصلی شدہ سرپلس سے قابل ادائیگی تھی۔

اس دلیل پر غور کیا جا سکتا ہے کہ دفعہ 28 نے اس ذمہ داری کو ادا کرنے سے روک دیا ہے اور وصولی کو روکنے کے لئے اسے واضح طور پر یا ظاہری طور پر سمجھا جانا چاہئے۔ دراصل، یہی وہ واحد دلیل تھی جو جناب سیتلواڑ نے کارپوریشن کی طرف سے ہم پر دباؤ ڈالا تھا۔ لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 26 درج ذیل ہے:

"26. اصلی شدہ تشخیص۔

کارپوریشن، ہر دو سال میں کم از کم ایک بار، کارپوریشن کے کاروبار کی مالی حالت کی جانچ کرائے گی، جس میں کارپوریشن کی ذمہ داریوں کی تشخیص بھی شامل ہے، اور ایکچوریز کی رپورٹ مرکزی حکومت کو پیش کرے گی۔

اس کے بعد دفعہ 28 میں سرپلس کے استعمال کا مندرجہ ذیل طریقہ بیان کیا گیا ہے:

"28. سرپلس کو کس طرح استعمال کیا جائے۔ اگر دفعہ 26 کے تحت کارپوریشن کے ذریعہ کی گئی کسی جانچ کے نتیجے میں کوئی سرپلس سامنے آتا ہے تو اس سرپلس کا کم از کم 95 فیصد کارپوریشن کے پالیسی ہولڈروں کو مختص یا محفوظ کیا جائے گا اور بقیہ کا استعمال ایسے مقاصد کے لئے اور اس طرح سے کیا جا سکتا ہے جس کا مرکزی حکومت تعین کرے۔"

مسٹر سیتلواڑ نے دلیل دی تھی کہ یہاں لفظ "سرپلس" کا وہی مطلب ہے جو دفعہ 26 میں سرپلس کا ہے اور ہائی کورٹ نے اسے توسیعی معنی دینے میں غلطی کی تھی۔ ہم اس دلیل کو قبول کرتے ہیں یہاں لفظ "سرپلس" کا تکنیکی مطلب ہے جو انشورنس ایکٹ سے پیدا ہوتا ہے جو لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ G.S.R43 734 تاریخ 23 اگست 1958 کے ذریعہ تشخیص کے مقاصد کے لئے لاگو ہوتا ہے۔ یہ مطلب لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 26 سے بھی واضح ہوتا ہے۔ درحقیقت، دونوں حصوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

دفعہ 28 کے تحت اصلی شدہ تحقیقات کے نتیجے میں حاصل ہونے والے سرپلس کو کارپوریشن کے پالیسی ہولڈرز کے لئے سرپلس کا کم از کم 95 فیصد مختص کر کے نمٹایا جانا

ہے۔ کارپوریشن کا اپنا فنڈ ہے جس میں تمام رسیدیں جمع کی جانی چاہئیں اور جس سے تمام ادائیگیاں کی جانی چاہئیں (دفعہ 24)۔ 95 فیصد یا اس سے زیادہ سرپلس پالیسی ہولڈرز کے اکاؤنٹ میں اس فنڈ میں رکھا جاتا ہے۔ دفعہ میں کہا گیا ہے کہ سرپلس کے بقیہ حصے کو اس طرح کے مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس طرح سے جس کا مرکزی حکومت "تعین" کرے۔ ہمیں سماعت میں بتایا گیا کہ مرکزی حکومت کی جانب سے پورے بقایاجات کو ٹھکانے لگانے کی کوئی خاص ہدایت نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو سرپلس سرپلس ہونے پر جمع شدہ کی ادائیگی کے لئے دستیاب ہوگا۔ حالانکہ، ہمیں بتایا گیا کہ لائف انشورنس کارپوریشن اپنا بیلنس مرکزی حکومت کے حوالے کرتی ہے۔ فاضل سالیسٹر جنرل نے نشاندہی کی کہ ایکٹ کے تحت ایسا نہیں کیا جا سکتا اور ہم ان سے پوری طرح متفق ہیں۔ یہاں تک کہ اگر رقم سونپی جاتی ہے تو بھی کارپوریشن کی ملکیت رہے گی۔ حکومت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ہدایت دیتے وقت ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت کارپوریشن کی ذمہ داریوں کا خیال رکھے گی۔ فاضل سالیسٹر جنرل نے فطری طور پر خدشہ ظاہر کیا کہ اگر حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے کوئی بیلنس نہیں چھوڑتے ہوئے پوری رقم کا استعمال کرنے کا حکم دیا تو دفعہ 28 کو غیر آئینی کے طور پر چیلنج کیا جا سکتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ان کا اندیشہ اچھی طرح سے ثابت ہے۔ تاہم یہ سوال اس لیے پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم ان سے اتفاق کرتے ہیں کہ دفعہ 28 کے آخری حصے میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جس کے تحت حکومت کو پورے بقیہ جات کے استعمال کے لیے ہدایات جاری کرنے کی ضرورت ہو تاکہ ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت پیدا ہونے والے صرف دعووں کو شکست دی جا سکے۔ درحقیقت دفعہ 9 اپنے الفاظ میں اس قدر مجبور ہے کہ دفعہ 28 جو صوابدیدی ہے، کم از کم جہاں تک مرکزی حکومت کا تعلق ہے، کو سابق حکومت کے کنٹرول میں لیا جا سکتا ہے۔ دونوں حصوں کو ہم آہنگی کے ساتھ پڑھا جانا چاہئے اور یہ ارادہ نہیں کیا جا سکتا تھا کہ دفعہ 28 کو اس طرح استعمال کیا

جائے جو دفعہ 9 نے واضح طور پر فراہم کیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس ہم آہنگ تعمیر پر ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ دفعہ 28، دفعہ 9 کے تحت پیدا ہونے والی ذمہ داریوں کی تکمیل میں کارپوریشن کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالتا۔ اس تشریح پر ہم آسانی سے غور کرتے ہیں کیونکہ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، دفعہ 28 کو اس کے آخری حصے میں برقرار رکھنے سے آئین کی خلاف ورزی ہو گی کیونکہ یہ دوسرے افراد کی سائیڈ ونڈ پراپرٹی چھیننے کے مترادف ہو گا۔ لہٰذا مجموعی طور پر ہم ہائی کورٹ کے نتائج سے اتفاق کرتے ہیں، حالانکہ اس کی بہت مختلف وجوہات ہیں۔ لہٰذا یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and integrity of this document